بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر — روشن دین تنویر
یوم ۔ بدھ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۷/۲۲ | ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ ۱۱ تبوک ۱۳۴۷ہش ۱۱ ستمبر ۱۹۶۸ء | نمبر ۲۰۴

اخبارِ احمدیہ

33

ربوہ ۱۰ ؍ تبوک ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ضروری اطلاع ۔ احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ۱۱، ۱۲ تبوک بروز بدھ و جمعرات ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتیں نہیں ہونگی ۔ احباب اس امر کا خیال رکھیں ۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت راولپنڈی کینیڈا میں جنوری سے بیمار ہیں ۔ تازہ اطلاع کے مطابق ہنوز ان کی حالت تشویشناک ہے اور وہ شفاخانہ میں داخل ہیں اور کئی ہفتے کے بعد ڈاکٹر ان کے متعلق صحیح حال بتانے کے قابل ہو سکیں گے ۔ احباب سے خاص طور پر دعا کے لئے عرض ہے ۔
(ملک صلاح الدین ایم ۔ اے)

مکرم میاں عبدالرحیم صاحب پراچہ جو بہت مخلص اور مخیّر دوست ہیں ۔ مورخہ ۴ ؍ تبوک کو کار کے حادثہ میں شدید طور پر زخمی ہو گئے ہیں ۔ آپ اس روز شام کے وقت جہلم سے راولپنڈی آ رہے تھے کہ گوجر خاں کے قریب کار اُلٹ گئی ۔ اور آپ شدید طور پر زخمی ہو گئے ۔ اس حادثہ کے بعد آپ سترہ گھنٹے تک بیہوش رہے ہیں اور اب اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے ۔ مقامی سول ہسپتال میں داخل ہیں ۔
احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم پراچہ صاحب کو جلد صحت دے اور اس حادثہ کے اثرات سے ہر طرح محفوظ رکھے ۔
خاکسار :۔ محمد شفیع اشرف
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ راولپنڈی

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مجھے ایسے مردانِ میدان کی بہت ضرورت ہے جو طریقِ مستقیم پر دین کی نصرت کریں

وہ لوگ بہت مبارک ہیں جو اسلامی روحانیت کے قائم کرنے کے لئے خداوندِ جلیل کے سامنے روتے ہیں

"مجھے ایسے مردانِ میدان کی بہت ضرورت ہے جو ایسے پُر آشوب زمانہ میں طریقِ مستقیم پر دین کی نصرت کریں اور وہ جلال جو اسلام مدت سے کھو چکا ہے اس کی باز آمد کے لئے اپنی تمام کوشش اور تمام اخلاص سے زور لگائیں ۔ یہ مختصر زندگی بہرحال ختم ہو جائے گی ۔ وہ لوگ بھی نہ رہیں گے جو اسلام کے اعلیٰ مقاصد صرف اسی قدر سمجھتے ہیں ۔ جو یہ قوم جو مسلمان کہلاتی ہے کہ اہلِ یورپ کے دوش بدوش ہو جائیں اور ان کے اقبال اور صفات اور چال چلن سے پورا حصہ لے لیں ۔ اور نہ وہ لوگ رہیں گے جو اسلامی رُوحانیت کے قائم کرنے کے لئے دن رات خداوند جلیل کے سامنے روتے ہیں ۔ مگر میں جانتا ہوں کہ موخر الذکر لوگ بہت مبارک ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر پہلے سے اسلام میں ایسی ہی ذریت ہوتی کہ وہ یورپ سے مشابہت پیدا کرنے کے عاشق ہوتے تو کبھی سے اسلام کا خاتمہ ہو جاتا ۔ ہم اس بات سے نہیں روکتے کہ حدِ اعتدال تک دنیا کی لیاقتیں حاصل کی جائیں ۔ مگر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا نہ کرے کہ مسلمانوں پر وہ دن آئے کہ ان کے مردوں اور عورتوں کی ایسی زندگی ہو جیسا کہ عام اہلِ یورپ مثلاً خاص لنڈن اور پیرس میں نمونہ پایا جاتا ہے ۔ چونکہ زمانہ اپنی تاریکی کی انتہا تک پہنچ گیا ہے ۔ اس لئے اکثر لوگوں کی آنکھوں سے اسلامی خوبیاں مخفی ہو گئی ہیں وہ چاہتے ہیں کہ یورپ کے قدم بقدم چلیں یہاں تک کہ حکمِ قرآنی وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ کو بھی الوداع کہہ کر اپنی پاک دامن عورتوں کو یورپ کی ان عورتوں کی طرح بنا دیں جن کو نیم بازاری کہہ سکتے ہیں ۔"

(الحکم ۳۱ ۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

شکریۂ احباب و درخواستِ دُعا

— محترم جناب محمد حسین صاحب والد بزرگوار محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ —

بندہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز و جملہ صحابہ کرام اور دیگر تمام بزرگان سلسلہ و احباب جماعت اور درد دل سے عزیز پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام سلمہ کے لئے دعائیں کرنے والے دیگر بھائیوں بہنوں اور جملہ عزیزان کا تہ دل سے ممنون ہے کہ انہوں نے اپنی دعاؤں سے نوازا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اپنے فضل سے ہمیں کامیابی کا منہ دکھایا فالحمد للہ علیٰ ذالک دعا ہے کہ اللہ کریم ان سب کو اپنے فضل سے بہترین اجر عطا فرمائے آمین ثم آمین احباب آئندہ بھی عزیز پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام سلمہ کو اپنی خصوصی دعاؤں سے نوازتے رہیں ۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ تبوک ۱۳۴۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے

ہمارا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ تجدید و احیائے اسلام کے لئے خود کھڑی ہوئی ہے بلکہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اس زمانہ میں تجدید و احیائے اسلام کے لئے کھڑا کیا ہے۔ ان دونوں باتوں کا فرق ظاہر ہے۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ تجدید و احیائے اسلام کا کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ

یعنی ہم نے ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں اسلام کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے دو قانون ہیں ایک تکوینی قانون اور ایک تشریعی قانون۔ تکوینی قانون عام ہے۔ تمام کائنات خواہ اس کا احساس رکھتی ہو یا نہ رکھتی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق چل رہی ہے۔ اس کی ایک مثال ہی کافی ہے۔ جس سے انسان اس قانون کی وسعت کا اندازہ کر سکتا ہے۔ یہ مثال ہمارے دل کی حرکت ہے۔ دل کی اس حرکت سے دوران خون پیدا ہوتا ہے۔ یعنی دل جو حرکت کرتا ہے وہ گویا خون کو حرکت دیتا ہے۔ چنانچہ آپ دیکھتے ہیں کہ دل کی حرکت کا اندازہ لگانے کے لئے اطباء نبض دیکھتے ہیں۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ چونکہ نبض کی حرکت دل کی حرکت سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے نبض کی حرکت سے دل کی حرکت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ خون خاص شریانوں کے ذریعہ جسم کا دورہ کر کے دل کی طرف واپس آتا ہے۔ دل اپنی قدرتی حرکت سے خون کو رگوں میں پھر دوڑا دیتا ہے۔ نبض جو ہماری کلائی میں دیکھی جاتی ہے۔ ایسی ہی ایک رگ ہے۔ جس میں یہ حرکت نمایاں طور پر محسوس ہو سکتی ہے۔

الغرض دل کی یہ حرکت ہمارے شعور سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ ہم خواہ جاگتے ہوں یا سو رہے ہوں۔ بیٹھے ہوں یا چل رہے ہوں۔ دل اپنا کام جاری رکھتا ہے۔ یہ کام وہ اللہ تعالیٰ کے تکوینی قانون کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ جس کو کما حقہ سمجھنا انسان کے بس کی بات نہیں۔ اسی طرح ہزاروں ہزاروں نہیں لاکھوں کروڑوں قسم کی تبدیلیاں ہیں جو ہر لمحہ کائنات میں ہوتی رہتی ہیں جن کا حصر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہو سکتا۔ انسان نے اس بحر بیکراں سے ابھی ایک قطرے کا کروڑوں حصہ بھی علم حاصل نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس قدرت کو کئی کئی پیرایوں سے بیان فرمایا ہے۔ اس کو ہی ہم قانون قدرت بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن قدرت کا لفظ ذرا زیادہ وسعت رکھتا ہے۔ اور اس میں اللہ تعالیٰ کا تشریعی قانون بھی شامل ہو سکتا ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ کا تشریعی قانون اس قانون کا نام ہے کہ وہ صرف چیدہ انسانوں پر استعمال کرتا ہے۔ اس کی بہترین مثال وحی، الہام، کشف اور رؤیا ہیں۔ یہ قانون تشریعی یا شرعی اس لئے کہلاتا ہے کہ اس قانون کے ذریعہ صرف انسان ہی مکلف کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک حد تک خود مختار بھی بنایا ہے یعنی اس کو اختیار دیا ہے کہ دو متضاد عملوں میں سے جس کو چاہے وہ اختیار کرے۔ اسلام میں نیکی بدی کی پہچان اسی قانون کے ذریعہ ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص اپنے دوست کے کمرے میں بیٹھا ہے۔ دوست کسی کام کے لئے اندر جاتا ہے۔ دوست کا قلم میز پر پڑا ہے۔ اب اس شخص کے دل میں خیال آتا ہے کہ دوست تو دیکھ نہیں رہا قلم اپنی جیب میں چھپا لے۔ اور جاتے ہوئے ساتھ لے جائے اس کو سرقہ کہا جاتا ہے۔ اب اس شخص کو اختیار ہے کہ وہ سرقہ کرے یا نہ کرے۔ اس گو مگو کی حالت سے نکالنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو ہدایات بذریعہ اپنے منتخب بندوں کے ذریعہ دیتا ہے۔ یہی قانون تشریعی یا شرعی قانون کہلاتی ہیں۔ چنانچہ تورات کے مطابق اللہ تعالیٰ نے دس احکام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ دیئے تھے۔ جن احکام کی تعمیل موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر فرض کی گئی تھی۔ ان دس احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ "تو چوری نہ کر" یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کے اختیار پر اس طرح ایک پابندی عائد کر دی ہے۔

الغرض تشریعی یا شرعی قانون وہ ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ انسان کے اختیار پر پابندیاں لگا دیتا ہے۔ تاکہ انسان غلطیاں نہ کرے اور اور اپنے اختیار کو جو اس کو دیا گیا ہے۔ اس کا ایسا استعمال کرے جو اس کی زندگی کے حقیقی مقصد کے حصول کے لئے ممد و معاون ہوتی ہیں؛

(باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قربِ الٰہی کے حصول کی کوشش

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِیْدُ، وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَجَزَآءُ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً وَ مَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَةً لَا یُشْرِكُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً

(مسلم کتاب الذکر)

ترجمہ۔ حضرت ابوذر بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص کوئی نیکی کرتا ہے۔ اس کو دس گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب میں دوں گا۔ اور اگر وہ برائی کرتا ہے۔ تو اس کو اس برائی کے برابر سزا دوں گا یا اسے بخش دوں گا۔ جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک گز اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اور جو ایک گز میرے قریب ہوتا ہے۔ میں دو گز اس سے قریب ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے میں اس کے پاس دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔ اور اگر کوئی شخص دنیا بھر کے گناہ لے کر میرے پاس آئے گا۔ بشرطیکہ اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو۔ میں اس کے ساتھ اتنی ہی بڑی مغفرت اور بخشش سے پیش آؤں گا۔ اور اسے معاف کر دوں گا۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے

ہمارا بے مثل دینی و روحانی ورثہ
اور
احمدی والدین کا ایک اہم فرض

(مکرم منور شمیم صاحب خالد ایم۔اے مہتمم خدمتِ خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انیسویں صدی میں برصغیر ہندو پاکستان کے مسلمان ہی نہیں سارا عالمِ اسلام انتشار و افتراق، غلامی و محکومی اور تاریکی و گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں گرا ہؤا تھا بے بسی و مایوسی کی حالت بظاہر طاری تھی۔ اسلام دشمن قوتوں کا خیال تھا کہ مسلمان اب زندگی کے آخری سانس لے رہے ہیں۔ انتہائی ناسازگار و نامساعد اور مایوس کن حالات میں اللہ تعالیٰ نے احیائے دینِ متین، نفاذِ شریعت اور قیامِ خلافتِ روحانیہ کے عظیم الشان مقصد کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس خطہ میں مبعوث فرمایا جہاں مسیح اوّل کے پیرو کہلانے والے عیسائیوں نے اپنے زعم میں اسلام اور مسلمانوں کو ختم کر دینے کا عزم لے کر ہزاروں کی تعداد میں عیسائی مشنریوں کو ہر قسم کے مادی وسائل و آسائش کے ساتھ بھیجا ہؤا تھا۔ حضرت مسیح آخرالزمانؑ نے مبعوث ہو کر خدا تعالیٰ کے خاص منشاء کے تحت تن تنہا ایک چھوٹی سی غیر معروف بستی میں بیٹھ کر پہلے اسلام کے لئے مدافعانہ جنگ لڑی اور جب مسلمانوں کی ڈھارس بندھی اور انہیں اسلام کی بے مثل و لازوال مسیحائی کی اہمیت کا احساس ہؤا تو پھر مخالفِ اسلام قوتوں پر، کفر و الحاد پر، دلائل عقلیہ و نقلیہ کے ذریعہ، خارق عادت معجزات کے ذریعہ، خدا تعالیٰ کی خاص تائیدات کے ذریعہ ایسے ایسے بھرپور حملے کئے کہ تمام باطل عقائد پاش پاش ہو گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کے ذریعہ اسلام کو ایک نئی زندگی، نئی تازگی و تابندگی حاصل ہوئی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بے مثل تفسیر قرآن کی روشنی میں اسلام کا منور چہرہ ظاہر ہؤا۔ ایک نیا ایمان، ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہؤا۔ ایک صالح جماعت نے دنیا کے سامنے حقیقی اسلام کا ایسا عملی نمونہ پیش کیا جسے دیکھ کر شاعرِ مشرق علامہ اقبال بھی ۱۹۱۱ء میں یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ اس زمانہ میں جماعتِ احمدیہ نے "اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ" قائم کر دکھایا ہے۔

لاریب! اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ ساری دنیا میں قائم کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت، خلیفہ وقت کی راہنمائی میں نہایت جانفشانی سے تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا فریضہ ساری دنیا میں ادا کر رہی ہے۔ آج ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ولولہ انگیز بابرکت قیادت میں اسلام کا جھنڈا اجارہ انگِ عالم میں بلند سے بلند تر ہو رہا ہے اور جماعتِ احمدیہ قربانیاں دے کر اپنے فریضہ کو بفضلِ تعالیٰ نہایت احسن طور پر ادا کر رہی ہے اور یہ سلسلہ انشاء اللہ قیامت تک جاری و ساری رہے گا اور دنیا کے کناروں تک لینے والی پیاسی روحوں کو "شربتِ وصل و بقا" پلا کر قلبی سکون اور روحانی طمانیت کا سامان بہم پہنچاتا رہے گا۔ یہ خدا تعالیٰ کا اٹل ارادہ اور نوشتہ تقدیر ہے......لیکن اس سلسلہ میں ہم احمدیوں پر بہت بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ نئی پود، نئی نسل کی صحیح لائنوں پر تربیت و پرداخت کا فریضہ ایسا ہے کہ جس کے بارہ میں کسی قسم کی غفلت نہیں برتی جا سکتی۔ اس تعلق میں سب سے پہلے احمدی والدین ذمہ دار ہیں خاص طور پر وہ احمدی والدین جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے پچھلے آٹھ دس برس کے عرصہ کے اندر صاحبِ اولاد بنایا ہے ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنی اس قومی امانت (اولاد) کی پوری طرح پاسداری کریں اور ابتداء ہی سے اپنے بچوں کی تربیت اس نہج پر کریں کہ بڑے ہو کر وہ قابلِ فخر احمدی ثابت ہوں۔ احمدی والدین کو چاہیئے کہ گھر میں بچوں کو اسلام و احمدیت کی بنیادی تعلیم سے آگاہ کرتے رہا کریں۔ ان میں تلاوتِ قرآن و ادائیگی نمازیں باقاعدگی کی عادت پیدا کریں۔ بچوں کو حضرت رسولِ اکرمؐ، حضرت مسیح موعودؑ اور پاکباز صحابہ کرام کی مثالی زندگیوں کے ایمان افروز واقعات سنایا کریں۔ تاریخِ اسلام و احمدیت کے روح پرور سبق آموز واقعات سے اپنے بچوں کو آگاہ کریں۔ اس سے ان کے دل و دماغ میں احساسِ فخر بیدار ہو گا دین کے ساتھ لگاؤ بڑھے گا اور وہ ایمان کی دولت سے مالا مال ہوں گے یہی ایک دولت ہے جو نہ صرف اس دنیا میں بلکہ اُخروی زندگی میں بھی کام آتی ہے۔

گزشتہ ایک ماہ سے مرکزی مجلس عاملہ کے مہتممین، مجالس ہائے خدام الاحمدیہ کا دورہ کرتے ہوئے مختلف اضلاع کے دور دراز گاؤں اور دیہاتوں کی مجالس میں بھی پہنچ رہے ہیں۔ اس تعلق میں راقم کو بھی مختلف شہری اور دیہاتی مجالس خدام الاحمدیہ کا موقع پر پہنچ کر جائزہ لینے کا موقع ملا۔ کوشش کی گئی کہ کم فعال مجالس کے خدام میں احساسِ ذمہ داری پیدا کیا جائے تاکہ وہ مجالس کی گوناگوں سرگرمیوں میں سرگرم حصہ لے کر ان دینی و روحانی فوائد سے متمتع ہوں جو ان مجالس کے قیام کا مقصد ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک امر یہ نوٹس میں آیا کہ بعض اطفال اور خدام کے والدین اور نگران مجالس اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کی سرگرمیوں اور مقاصد کو موثر بنانے اور ان کے بابرکت دینی تربیتی و روحانی فوائد سے نئی پود کے بچوں اور نوجوانوں کو مستفیض کرانے میں اپنا دستِ تعاون فراخدلی سے نہیں بڑھاتے بلکہ بعض دفعہ اپنے نادانستہ رویہ کی وجہ سے روک کا باعث بھی بن جاتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ان کے بچوں نے مجلس کی سرگرمیوں میں حصہ لیا تو وقت کا حرج ہو گا یا پڑھائی متاثر ہو گی یا دوسرے کام رک جائیں گے وغیرہ۔ ایسے خیالات کے حامل احمدی والدین کی خدمت میں گزارش ہے کہ آج کے مسموم معاشرہ کے بداثرات سے احمدی بچوں اور نوجوانوں کو محفوظ رکھنے کی غرض سے حضرت المصلح الموعودؓ کی دوربین اور عمیق نگاہوں نے آنے والے زمانہ میں پیدا ہونے والی معاشرتی برائیوں کو بھانپ کر ہی ان ہمہ گیر مقاصد کی حامل مجالس کا قیام فرمایا تھا تاکہ نئی احمدی نسل ان تربیتی تنظیموں کی نگرانی میں پروان چڑھے اور ان کی تربیت شروع ہی سے اُن لائنوں پر ہو کہ بڑے ہو کر قوم کا بار اٹھائیں۔

دراصل جماعت کی یہ ذیلی تنظیمیں، ہماری ہمیشہ بڑھتی رہنے والی نسل میں اسلام و احمدیت کے ساتھ قلبی لگاؤ پیدا کرنے، ان کے دل و دماغ میں دین سے محبت و شیفتگی اور جذبۂ خدمت ابھارنے، ان کی زندگیوں کو اسلام کی بے مثل تعلیم کے مطابق ڈھالنے یعنی دین و دنیا سنوار کر بالآخر اُخروی زندگی میں خدا تعالیٰ کی نگاہ میں سُرخرو ہونے کے مقصدِ وحید کی خاطر قائم کی گئی ہیں۔ ان تنظیموں کے عہدیداران محض لِلّٰہ بغیر کسی قسم کا مادی معاوضہ لئے دن رات مصروفِ عمل نظر آتے ہیں۔ اس ضمن میں بعض مجالس کے عہدیداران نے قابلِ رشک مثالیں قائم کی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں کراچی کے خدام کا قابلِ رشک الفاظ میں ذکر فرمایا کہ وہاں خدام اپنی ملازمتوں کے اوقات کے بعد چھ چھ سات سات گھنٹے روزانہ مجلس اور جماعت کے کاموں اور گوناگوں سرگرمیوں کے لئے بشاشت کے ساتھ وقف کرتے ہیں اور یہ بات دوسری مجالس کے لئے قابلِ تقلید ہے۔ اللہ تعالیٰ خدام (کراچی) کی ایسی قابلِ رشک کارکردگی کو ہمیشہ ہی برقرار رکھنے کی توفیق دے اور دوسروں کو ان کی قائم کی گئی روایات اپنانے کی توفیق دے۔

احمدی والدین کو اپنے بچوں کی نہ صرف حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے بلکہ ضرورت ہو تو مجبور بھی کرنا چاہیئے کہ وہ ان تنظیموں کی سرگرمیوں میں حصہ لیں۔ اگر والدین اپنی اس بنیادی ذمہ داری کا احساس کریں تو عہدیداران کے بہت سے مسائل از خود حل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح جو بہت سا وقت بچے گا وہ اور زیادہ اہم دینی و تربیتی امور میں صرف ہو سکے گا۔ اولاد بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک عظیم نعمت ہوتی ہے۔ لیکن وہی اولاد جس کی تربیت صحیح لائنوں پر ہو، جو نیک ہو خوش اخلاق و خوش اطوار ہو جس کے دل و دماغ میں خدا، رسول اور دین کے لئے غیرت ہو اور جو خدمتِ دین کو فضلِ الٰہی سمجھے۔ احمدی والدین کو خدا تعالیٰ کی اس عطا کی قدر کرنی چاہیئے اور اپنی اولاد کی صحیح تربیت کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے اور جماعت کی ذیلی تنظیموں کی سرگرمیوں کو موثر بنانے میں اپنا دستِ تعاون فراخدلی سے بڑھاتے رہنا چاہیئے تاکہ نئی پود کو موجودہ انسانیت کش معاشرہ کے بداثرات سے محفوظ رکھا جا سکے۔ اور انہیں اپنی اصلیت و حقیقت کا احساس ہو تاکہ بڑے ہو کر اسلام و احمدیت کا پرچم بلند سے بلند تر کرنے اور اس کی شان و شوکت اور عظمت کو چار چاند لگانے کی ذمہ داری سے بخوبی عہدہ برآ ہو سکیں۔

احمدی والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو ابتدائی عمر سے ہی قرآن پڑھنے اور سمجھنے اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے مطالعہ کا شوق پیدا کریں۔ جو باتیں اور عادتیں ابتدائی عمر میں پیدا کی جائیں وہ ذہنوں پر مستقل اثر چھوڑتی ہیں، ساری عمر یہ کتب پڑھتے رہیئے اپنی اولاد کو پڑھایئے۔ نئے نئے معارف اور نئے نئے انمول موتی آپ کا دامن (روحانی) بھرتے رہیں گے۔ ان خزانوں سے خود استفادہ حاصل کیجیئے اور اپنی اولادوں کی بھی صحیح راہنمائی کیجئے تاکہ اس بے مثل خزانہ ـــ لازوال قومی ورثہ سے دنیا قیامت تک مستفیض ہوتی رہے۔ ذیلی تنظیموں کا بھی یہی مقصد ہے۔ ان کی کامیابی دراصل اسی مقصدِ وحید کی کامیابی ہے کہ ہر نئی پود، نئی نسل اپنے قابلِ رشک قومی و اسلامی (دینی و روحانی) ورثہ کو محفوظ رکھے تاکہ خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل ہو جائے۔ اس عظیم الشان مقصد کے حصول کے لئے احمدی بچوں اور نوجوانوں کے والدین پر بنیادی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم فرض کی ادائیگی میں سُرخرو فرمائے۔ آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

وقفِ جدید کے ماتحت "قیام مراکز" کا پروگرام

غیر مسلموں میں تبلیغ کے بارے میں مجلس مشاورت ۱۳۴۷ ہش ۱۹۶۸ء کا اہم فیصلہ

احباب جانتے ہیں کہ گزشتہ سال قبل مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ غیر مسلموں میں تبلیغِ اسلام کے پیشِ نظر مبلغ پچیس ہزار روپے کی رقم جمع کی جائے تاکہ غیر مسلموں میں بھی اسلام کے متعلق صحیح معلومات اور بیداری پیدا کی جاوے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس غرض کے لئے جد وجہد ہوئی اور تقریباً آٹھ ہزار روپیہ فراہم ہؤا۔ اس رقم میں اللہ تعالیٰ نے اس قدر برکت ڈالی کہ علاقہ نگر پارکر میں اس وقت وقفِ جدید کے سات معلّمین کام کر رہے ہیں جن کے سات مختلف مقامات پر مرکز قائم ہیں۔ وہاں قرآن مجید اور اسلامی معلومات کی ابتدائی تعلیم و تدریس کا کام جاری ہے اور اس کام کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۸۷ بیعتیں موصول ہو چکی ہیں اور احبابِ جماعت میں نہایت اخلاص اور تندہی کے ساتھ تعلیم و تربیت کا کام جاری ہے۔ ان علاقوں میں نومسلم احباب اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلے کے لئے قربانی کا نہایت ہی اعلیٰ جذبہ رکھتے ہیں اور اس میں روز بروز ترقی ہو رہی ہے۔

اس سال کی مجلسِ شوریٰ میں یہ معاملہ پھر پیش ہؤا اور یہ فیصلہ ہؤا کہ بقیہ سترہ ہزار روپیہ کی فراہمی کا کام بھی اسی سال جاری کیا جاوے تاکہ معلمین کے حلقہ کو اور ان کے کام کو وسیع تر کر دیا جاوے۔ دوست جانتے ہیں کہ تربیت کرنا اور پھر تربیت کے حلقہ کو وسیع کرنا بہت بڑی ذمہ داری ہے اور اس غرض کے لئے جب تک بھرپور کوشش نہ ہو خاطر خواہ نتائج پیدا نہیں ہو سکتے۔ پس احبابِ جماعت اور عہدیدارانِ جماعت کی خدمت میں نہایت پر زور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ غیر مسلموں میں تبلیغِ اسلام کی تحریک کو اپنائیں اور جس قدر بھی ممکن ہو سکے اس تحریک میں حصہ لے کر اسلام کی اشاعت اور اس کی ترقی کے کام کو وسعت دیں۔ رقم کی فراہمی کے ساتھ ہی وقفِ جدید کے لئے ممکن ہوگا کہ وہ جلد از جلد معلمین کو تیار کر کے ایسے علاقوں میں روانہ کرے جہاں اس وقت تعلیم و تربیت کی شدید ضرورت ہے۔

ذیل میں ایسی جماعتوں کی فہرست دی جاتی ہے جنہوں نے گزشتہ سال اس مبارک تحریک میں حصہ لیا مگر یہ حصہ ان جماعتوں کے وسائل کے بالمقابل کچھ زیادہ معلوم نہیں ہوتا۔ پس ان جماعتوں کے عہدیداروں کی خدمت میں اور دیگر جماعتوں کے احباب کی خدمت میں کہ جنہوں نے گزشتہ سال اس تحریک میں بالکل ہی حصہ نہیں لیا پُر زور درخواست ہے کہ وہ ازراہِ کرم اس تحریک کی اہمیت کو پہچانیں اور حتی المقدور اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

جماعتوں کے عہدیداروں کے نام علیحدہ علیحدہ چٹھیاں بھی لکھی جا رہی ہیں جن میں ان جماعتوں کے چندے کی تعیین کر دی گئی ہے کہ وہ اس قدر رقم وقفِ جدید کے چندے کے ساتھ روانہ فرما دیں جس میں یہ صراحت ہو کہ یہ رقم "غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام" کے لئے مخصوص ہے۔

اللہ تعالیٰ احبابِ جماعت کو اس مبارک تحریک کی طرف متوجہ فرماوے اور انہیں توفیق دے کہ وہ ہر رنگ میں غلبۂ اسلام کے لئے کوشاں ہوں۔ جماعتوں کے نام حسبِ ذیل ہیں:۔

(۱) کراچی (۲) لائل پور (۳) سرگودھا (۴) ڈھاکہ
(۵) نواب شاہ (۶) لاہور (۷) شیخوپورہ (۸) حیدرآباد
(۹) ساہیوال (۱۰) ربوہ (۱۱) جیکب آباد (۱۲) گوجرخان
(۱۳) سیالکوٹ (۱۴) کیمبل پور (۱۵) جھنگ (۱۶) آنبہ کرم شیخوپورہ
(۱۷) ایبٹ آباد

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۱۔ ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۸۔۱۹۔۲۰ اخاء ۱۳۴۷ ہش کو منعقد ہو رہا ہے۔ لیکن اس کا چندہ بہت کم لجنات کی طرف سے موصول ہؤا ہے۔ برائے مہربانی ایک روپیہ فی ممبر کی شرح سے یہ چندہ وصول کر کے فوری طور پر مرکز میں بھجوائیں۔

۲۔ شوریٰ کی تجاویز ۱۵ ستمبر تک ضرور بھجوا دیں۔

۳۔ رپورٹ سالانہ کی دو دو کاپیاں ۱۵ ستمبر تک بھجوا دیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میاں خیر محمد صاحب ساکن ڈیرہ غازی خان جو نہایت مخلص احمدی اور خادمِ سلسلہ ہیں ان دنوں بعض مشکلات سے دوچار ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

دوست محمد شاہد

انصار اللہ عاملہ کی وساطت سے شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوائیں

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

35

قائداعظم غیروں کی نظر میں

(مکرم ظہور الدین صاحب [illegible] بی اے ربوہ)

پیکر عزم و عمل بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی بھرپور شخصیت سے ہر شخص متاثر ہوا۔ خواہ وہ اپنا تھا یا بیگانہ۔ صرف سترہ سال کی عمر تھی جب لندن میں مشہور ہندو لیڈر دادا بھائی ناروجی سے ملاقات ہوئی اور انہیں دیکھتے ہی انہوں نے یہ اندازہ لگالیا کہ یہ شخص وقت آنے پر ہندوستان کی سیاست پر گہرا اثر ڈالے گا۔ انہوں نے آپ کو کانگرس میں شمولیت پر آمادہ کیا۔ اسی طرح مشہور ہندو لیڈر گوکھلے بھی ان کی صلاحیتوں سے متاثر ہوئے اور انہیں کانگرس میں شمولیت کی دعوت دی۔ کانگریسی لیڈر کی حیثیت میں آپ نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے جو کام کیا اس کا اعتراف مسٹر گوکھلے نے یوں کیا کہ

"میں محمد علی جناح کے خلوص سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ پورے برصغیر میں صرف یہی وہ شخص ہیں جنہیں صحیح معنوں میں ہندو مسلم اتحاد کا نقیب کہا جا سکتا ہے"

مسز سروجنی نائیڈو نے بھی اس کا اعتراف کیا اور انہیں "سفیر صلح" اور "ہندو مسلم اتحاد کا پیغمبر" کے نام سے یاد کیا۔ بعد میں جب آپ پر یہ حقیقت آشکارا ہوئی کہ کانگرس کا "ہندو مسلم اتحاد" کا نعرہ محض دکھاوا ہے ورنہ وہ دل سے "ہندوستان صرف ہندوؤں کے لئے ہے" کے نظریہ پر قائم ہے تو آپ کانگریس سے الگ ہو گئے اور مسلمانوں کے محبوب ترین لیڈر کی حیثیت میں سات سال کی شبانہ روز جدوجہد سے مسلمانوں کو ہندوؤں کی یورش سے محفوظ کرنے اور ان کی ایک علیحدہ آزاد مملکت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے

قائداعظم اپنے اصولوں میں کسی قسم کی تبدیلی برداشت نہ کر سکتے تھے۔ چنانچہ سر سٹیفورڈ کرپس نے ان کے متعلق کہا کہ "محمد علی جناح ان لوگوں میں تھے جو اپنے اصولوں میں کسی قسم کی نرمی برداشت نہیں کر سکتے تھے جس سختی سے وہ اپنے نظریہ پر قائم تھے اس سے غیر معمولی احتیاط و فکر کا پتہ چلتا ہے جس سے ہندوستانی مسلمانوں کے مستقبل کے بارے میں وہ کام رہے تھے اور جن کی بناء پر وہ دل سے چاہتے تھے کہ ملک کے دور دراز گوشوں میں پھیلی ہوئی اقلیت کے لئے پوری طرح سیاسی تحفظ حاصل کیا جائے۔ اگرچہ قدم قدم پر وہ مشکلات سد راہ ثابت ہوئیں جو تقسیم ہند کے سلسلہ میں پیش آسکتی تھیں مگر یہ ان کا عزم راسخ تھا کہ انہوں نے حالات کی ہر دعوت مقابلہ کو منظور کیا اور اپنی قوم کو آزادی کی منزل تک پہنچا دیا۔ زیادہ سے زیادہ جرأت و استقلال اچھے کردار اور شخصیت کا امتیاز تھا۔ قائداعظم کی سیاسی قوت و عظمت کا اندازہ اس سے کیجئے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی ہمشیرہ وجے لکشمی پنڈت نے آپ کے متعلق کہا "اگر مسلم لیگ میں ایک سو گاندھی جی اور دو سو مولانا آزاد ہوتے اور ان کے مقابلہ پر کانگرس میں صرف ایک محمد علی جناح ہوتے تو ملک تقسیم نہ ہوتا"

قائداعظم اپنے مخالفین کے سوقیانہ حملوں کی مطلق پرواہ نہ کرتے تھے اور ان کو جواب دینے کے لئے مناسب وقت کا انتظار کرتے چنانچہ مشہور پارسی جرنلسٹ ایف ڈی کراکا جو آپ کا شدید مخالف تھا اور نظریہ پاکستان کی تضحیک کیا کرتا تھا۔ اس نے کئی بار ملاقات کی اجازت چاہی مگر قائداعظم نے مسترد کر دی لیکن قیام پاکستان کے بعد آپ نے سب سے پہلے اس کو بلایا اور فرمایا "میں پاکستان کے خلاف آپ کے اعتراضات کا عملی جواب دینا چاہتا تھا اس سے پہلے اگر ملاقات ہوتی تو شاید آج کی ملاقات سے زیادہ مؤثر نہ ہوتی" مسٹر کراکا قائداعظم کے حیرت انگیز تدبر سے حیران رہ گیا اور اس نے ملاقات کے بعد قائداعظم کو یوں خراج عقیدت پیش کیا کہ:

"کانگریس کے پاس بڑے بڑے سیاستدان بڑے بڑے ماہرین اقتصادیات بڑے بڑے فوجی افسر اور بڑے بڑے ماہرین تعلیم تھے اور دوسری طرف مسلم لیگ میں محمد علی جناح خود ہی اپنے اقتصادی تعلیمی اور فوجی مشیر تھے انہوں نے ہر محاذ پر کانگریس کے تمام دماغوں کا تنہا مقابلہ کیا اور کبھی ناکام نہیں ہوئے یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر محمد علی جناح کی جگہ کوئی اور لیڈر ہوتا اور پاکستان کا مطالبہ پیش کرتا تو اس کے لئے کامیاب ہونا بے حد مشکل تھا بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ ناممکن ہوتا تو مبالغہ نہیں ہوگا کیونکہ جس دانشمندی کا ثبوت انہوں نے دیا ہے وہ کسی اور کے بس کی بات نہ تھی۔ ان کی دیانت اور فراست کے دوست اور دشمن سب معترف ہیں"

انگریز صحافی بیورلے نکلس نے آپ کو "ایشیا کا بطل جلیل" کے الفاظ سے یاد کیا اور کہا کہ "مسٹر جناح انگریز کی پالیسی پر ہمیشہ بے دردی سے تنقید کیا کرتے تھے لیکن ان کی تنقید بڑی واضح اور تخلیقی ہوتی تھی۔ ہندوؤں کی طرح وہ ناموزوں اور نفرت آمیز الفاظ کی معجون مرکب نہیں ہوتی تھی۔ مسٹر جناح اور ایک ہندو سیاستدان میں وہی فرق تھا جو ایک سرجن اور ٹونے ٹوٹکے کرنے والے کے درمیان ہوتا ہے۔ وہ ایک ماہر سرجن تھے جن کی باتیں اگرچہ تلخ ہوتی تھیں۔ لیکن ان پر اعتماد کیا جا سکتا تھا"

آپ کے بڑے بڑے سیاسی مخالفین نے بھی آپ کی ارفع شخصیت و بلند کردار کا بھرپور اعتراف کیا۔ سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر "ریاست" نے اپنی کتاب "ناقابل فراموش" میں "کیرکٹر کا دشمنوں پر بھی اثر ہوتا ہے" کے زیر عنوان لکھتے ہیں کہ:

"راجپوتانہ کے قومی ورکر اور لیڈر شری رام نرائن جی چودھری اپنا زیادہ وقت مہاتما گاندھی کے پاس گزارتے جب کبھی وہ دہلی تشریف لاتے تو دفتر "ریاست" میں بھی آتے اور کئی کئی گھنٹے مہاتما گاندھی کے حالات کا ذکر ہوتا ان کا بیان ہے کہ باوجود اس بات کے کہ مسٹر جناح کی مسلم لیگی پالیسی ملک اور کانگرس کے لئے انتہائی نقصان کا باعث ہے۔ مگر مہاتما گاندھی کے دل میں مسٹر جناح کے لئے انتہائی عزت ہے اور مہاتما گاندھی پرائیویٹ سے پرائیویٹ دوستوں میں بھی جب کبھی مسٹر جناح کا ذکر کرتے ہیں تو انتہائی عزت اور محبت کے ساتھ۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ مہاتما جی یہ سمجھتے ہیں کہ مسٹر جناح کے اندر کیریکٹر ہے۔ گورنمنٹ کسی قیمت پر بھی ان کو خرید نہیں سکتی اور یہی وجہ ہے کہ گورنمنٹ نے بھی جناح کو اپنا نہ سمجھا اور گورنمنٹ ہمیشہ آپ سے بدکتی رہی۔ جناح کے مقابلہ پر جن کانگریسیوں کے اندر کیرکٹر نہیں مہاتما جی ان کو چوروں سے بھی بدتر اور ذلیل سمجھتے ہیں مگر بے بس ہیں ان کے خلاف کچھ کر نہیں سکتے"

ایک اور مقام پر مسٹر گاندھی نے کہا "یہ حقیقت ہے کہ قائداعظم بلاشبہ ان اوصاف سے متصف تھے۔ وہ سیرت و کردار کی ان بلندیوں پر تھے جہاں کوئی لالچ کوئی خوف کوئی طعنہ انہیں اپنے جادہ سے نہیں ہٹا سکتا وہ عزم و استقلال کے کوہ گراں تھے نہ امارت و ثروت ان کی راہ میں حائل ہو سکی نہ حکومت کا جاہ و جلال انہیں مرعوب کر سکا"

اسی طرح پنڈت جواہر لال نہرو نے یوں خراج پیش کیا۔ "ان کا قیمتی سرمایہ یہی ہے کہ وہ ایک اعلیٰ کردار اور عمدہ سیرت کا مالک ہو۔ قائداعظم کا تدبر ان کی اعلیٰ سیرت و کردار کا وہ موثر حربہ تھا جس کے ذریعے انہوں نے اپنی زندگی کے تمام معرکے سر کئے"

قائداعظم نے اپنی اکہتر سالہ زندگی کے بارہ سال لندن میں گزارے اور انگریز معاشرہ کا بہت قریب سے مطالعہ کیا۔ اپنے فارغ اوقات دارالعوام میں ہندوستان کے مسئلہ پر برطانوی کابینہ کے مشہور اراکین کی تقریریں سنتے میں گزارتے اور ان کے ایک ایک لفظ پر پہروں غور کرتے اپنی اس زندگی میں انہوں نے سیاسی لڑائی کے ولائتی حربے سیکھے اور پھر دوسرا اثر یہ ہوا کہ آپ کسی انگریز سے بھی مرعوب نہ ہوئے خواہ وہ وائسرائے ہند ہی کیوں نہ ہو چنانچہ وزیر ہند مسٹر مانٹیگو کی تحریر میں یہ بات کیسی عیاں ہے دیکھتے ہیں:

"ایک صاف ستھرا بہت باسلیقہ نوجوان جس کی چال ڈھال دل پر بہت اثر ڈالتی ہے گفتگو میں منطقی داؤ پیچ کا زبردست ماہر اور اپنی بات کو سولہ آنے منوانے پر زور دینے والا، وہ اپنی بات میں کسی ترمیم کو منظور نہیں کرتا۔ اس کی پوری بات اگر نہ مانی جائے تو آدھی بات ماننے پر کبھی راضی نہ ہوگا۔ میں اس سے باتیں کر کے ہار گیا۔ چیمسفورڈ وائسرائے ہند نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن جناح کی منطق نے اسے قدم قدم پر اٹھا کر گرا دیا۔ جناح بڑا ہی ذہین آدمی ہے"۔

تقسیم ہند کے فیصلہ کے لئے جب آخری وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن ۲۲ مارچ ۱۹۴۷ء کو لارڈ ویول کی جگہ ہندوستان آیا۔ اور کانگریس کے بڑے بڑے لیڈروں سے ملنے کے بعد قائداعظم سے رجوع کیا تو اس ملاقات کے بعد اس نے اپنے تاثرات یوں بیان کئے:

"خدایا یہ آدمی کتنا یخ ہے۔ میں نے اسے گرمانے اور مطلب کی باتیں اگلوانے کی ہر ممکن سعی کی مگر وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا"۔

آج ۱۱ ستمبر ہے جو ہمارے اس عظیم قائد کا یوم وفات ہے وہ کراچی میں پیدا ہوئے اور یہیں وفات پائی۔ آج کے دن قوم کے لاکھوں افراد نے اشکبار آنکھوں کے ساتھ آپ کو آخری منزل تک پہنچایا۔ اگرچہ وہ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ہیں لیکن ان کی شخصیت آئندہ نسلوں کے لئے ہمیشہ راہنمائی کا کام دے گی۔

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

اطفال الاحمدیہ کا پچیسواں سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے ساتھ مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ اخاء ۱۳۴۱ ہش بمطابق ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

یہ اجتماع احمدی بچوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ ہے لہذا اس میں زیادہ سے زیادہ اطفال کو شامل ہونا چاہیئے۔ ناظمین و مربیان اطفال ابھی سے اپنی مجالس کو اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے تیار کرنا شروع کر دیں

علمی اور ورزشی مقابلے

اجتماع کے دوران مندرجہ ذیل علمی اور ورزشی مقابلے ہوں گے جن کے لئے تیاری کی جائے

الف۔ علمی مقابلے۔ مقابلہ تلاوت۔ حفظ قرآن۔ نظم خوانی۔ تقریر۔ مضمون نویسی۔ اذان۔ بیت بازی۔ معلومات عامہ۔ پیغام رسانی۔ مشاہدہ معائنہ۔ نشانہ بازی غلیل ہوائی بندوق

I۔ تقریر کے لئے حسب ذیل عناوین مقرر کئے گئے ہیں

(i) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بے مثل کردار

(ii) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک روشن دلیل

(iii) احمدی بچوں کے فرائض

II تحریری مقابلہ کے عناوین حسب ذیل ہوں گے۔

(i) مجھے قرآن کریم کیوں پیارا ہے

(ii) خدا کے پاک بندوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

(iii) میں احمدی کیوں ہوں

(ب) ورزشی مقابلے۔ سو گز کی دوڑ۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ ثابت قدمی کا مظاہرہ۔ نشانہ غلیل۔ ہوائی بندوق۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ رسہ کشی۔ فٹ بال۔ کبڈی اور جھنڈا جنگ

علمی اور صنعتی نمائش

اجتماع کے موقعہ پر گذشتہ سالوں کی طرح ایک علمی اور صنعتی نمائش کا بھی انتظام ہوگا۔ جس میں بہترین چارٹ یا دستی کام کرنے والے اطفال اور مجالس کو انعامات دئے جائیں گے۔ نمائش کی تیاری بھی ابھی سے شروع کر دینی چاہیئے۔

(مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن کے انتخاب کی منظوری

مندرجہ ذیل جماعتوں سے سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن کے انتخاب کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ جب انتخاب ان احباب کے اس عہدہ پر تقرر کی منظوری دے دی گئی ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے احباب مقررہ دوستوں سے تعاون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ منتخب شدہ احباب کو بطور احسن یہ خدمت سرانجام دینے کی اور احباب جماعت کو ان سے پورا پورا تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نمبر شمار	نام جماعت	اسماء سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن
(۱)	چک ۱۶۸/۱۱ ہنگلہ ضلع سرگودھا	مکرم سید بشیر احمد صاحب
(۲)	ناگ اوچے ضلع گوجرانوالہ	مکرم مستری محمد حیات صاحب
(۳)	شاہدرہ ٹاؤن	مکرم عبد الغفور صاحب
(۴)	شیخوپورہ	مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب
(۵)	کنری ضلع تھرپارکر	مکرم صوفی مولا بخش صاحب
(۶)	سرگودھا شہر	مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب
(۷)	چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا	مکرم شریف احمد صاحب بھٹی
۸	سیالکوٹ شہر	مکرم خواجہ عبد الرحمان صاحب

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

چندہ مساجد اور احمدی خواتین کا فرض

۲۳ تا ۳۱ ظہور ۱۳۴۱ ہش چندہ مساجد کے سلسلے میں کل ۹۵۱/۵۷ روپے کے وعدے اور ۱۲۵۱/۵۶ روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ گویا اب تک کل وصولی ۲۶۲۷۶۵ روپے ہوئی ہے۔ اس رپورٹ سے ظاہر ہے کہ اس چندے کی وصولی کی رفتار بہت سست ہو گئی ہے اور یہ امر ایک زندہ جماعت کی خواتین کے شایان شان نہیں ہے۔ زندہ جماعتوں میں نئی نئی تحریکات کا ہوتے رہنا اس کی زندگی کی علامت ہوتی ہے۔ ہماری کوشش ہونی چاہیئے کہ ہم اس بابرکت تحریک کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچا کر اپنے مولیٰ سے اس کے مزید فضلوں اور قربانیوں کی امید رکھیں۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی کی انتہائی خواہش ہے کہ ہم یہ چندہ جلسہ سالانہ تک پورا کر لیں۔ ہم میں سے ہر ایک کی یہ مقدور بھر کوشش ہونا چاہیئے کہ ہم اپنی واجب صد احترام صدر صاحبہ کی اس خواہش کو پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ بہت سی خواتین ابھی ایسی ہیں جنہوں نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ ایک ایک احمدی عورت کو اس تحریک میں شامل کریں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

محترم ناظم صاحب جائیداد صدر انجمن احمدیہ نے درخواست دی ہے کہ مکرم ملک امام الدین صاحب ولد ملک عمر الدین صاحب موصی ۵۰۳۳ مرحوم ساکن گوجرانوالہ ۱/۱۰ حصہ کے موصی تھے۔ بروئے وصیت مرحوم کے ترکہ کا ۱/۱۰ حصہ جائیداد درجہ اول وصول ہے۔ مرحوم کی ایک امانتی رقم مبلغ -/۱۲۰۰ روپے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہے۔ مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء نے تحریر فرمایا ہے کہ مذکورہ بالا رقم حصہ جائیداد کی مد میں صدر انجمن احمدیہ کو ادا کر دی جائے۔ (۱) حاجی محمد حسین صاحب آف ویسٹ افریقہ (۲) غلام حیدر صاحب کھوکھر آف سرودی یوگنڈا (۳) نذیر احمد صاحب کھوکھر آف نیروبی (۴) غلام نبی صاحب آف گوجرانوالہ (۵) مفتی محمد حسین صاحب آف کراچی (۶) سکینہ بیگم صاحبہ آف ربوہ (۷) غلام فاطمہ صاحبہ آف کراچی لہذا درخواست ہے کہ مذکورہ رقم صدر انجمن احمدیہ کو دلائے جانے کا فیصلہ صادر فرمایا جاوے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا ایک تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۷ اگست (ظہور) بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ دار الرحمت وسطی ربوہ کے زیر اہتمام بصدارت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مشہود الحق صاحب نے تلاوت کی۔ زعیم صاحب حلقہ مکرمی آصف علی صاحب نے خدام سے ان کا عہد دوہروا دیا۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ۱۹۵۲ء کی تقریر تعلق باللہ، مکرم بشارت اللہ صاحب نے اپنے ٹیپ ریکارڈر پر سنائی۔ جس کے بعد مولانا ابوالعطاء صاحب نے بچوں سے مخاطب ہو کر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے سمجھایا کہ جس طرح ہر شہر سے جانے والے اس شہر کی کوئی نہ کوئی سوغات اپنے ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ اس طرح ربوہ سے جانے والے بچوں کو چاہیئے کہ وہ ربوہ کی عظیم ترین سوغاتیں (۱) علم (۲) اعلیٰ اخلاق (۳) قرآن مجید اپنے ساتھ لے کر جایا کریں۔ پھر آپ نے قرآن مجید کے پڑھنے اور اس کے معانی سیکھنے پر زور دینے کی تلقین فرمائی۔ آخر میں آنمکرم نے دعا کرائی۔ جس کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

لئیق احمد خورشید
نائب منتظم اشاعت محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پورٹ سوئیز پر اسرائیل کی شدید گولہ باری

قاہرہ ۹ ستمبر۔ اسرائیل نے کل متحدہ عرب جمہوریہ اور اردن کے خلاف دو محاذوں پر جنگ شروع کر دی۔ ایک طرف اسرائیلی فوجوں نے وادی بیسان پر حملہ کیا۔ اور دوسری طرف مغرب میں آج دوپہر اچانک مصر کے شہر سوئیز پر زبردست گولہ باری شروع کر دی۔ اسرائیل غیر فوجی ٹھکانوں پر گولہ باری کر رہا ہے۔ ریڈیو قاہرہ نے ایک نشریہ میں کہا ہے کہ دشمن زبردست گولہ باری کر رہا ہے اور بہادر مصری فوجیں دشمن کے حملے کا موثر توڑ جواب دے رہی ہیں۔ آخری اطلاعات ملنے تک اسرائیلی گولہ باری جاری تھی۔ مصر کے متعدد شہری شہید اور زخمی ہو گئے ہیں۔ تاہم شہید ہونے والوں کی تعداد معلوم نہ ہو سکی۔ ایجنسی نے بتایا کہ پورٹ توفیق سے القنطارہ تک کے تمام علاقے میں گولہ باری ہے ان دونوں شہروں کا درمیانی فاصلہ ساٹھ میل ہے۔

روسی وزیر دفاع کا انتباہ

ماسکو ۹ ستمبر۔ روس کے وزیر دفاع مارشل آندرے گریشکو نے کہا ہے کہ مشرقِ وسطیٰ میں کشیدگی ابھی ختم نہیں ہوئی۔ اور اس کی وجہ اسرائیل کی جارحانہ پالیسی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک مشرقِ وسطیٰ سے اسرائیل جیسی سامراجی قوت اپنی جارحانہ کارروائی ختم نہیں کر دیتی اس وقت تک اس علاقے میں کشیدگی جاری رہے گی مارشل گریشکو "ٹینک مینز ڈے" کی تعارفی تقریب میں تقریر کر رہے تھے۔

اسرائیل کی ایک فوجی جیپ تباہ

تل ابیب ۹ ستمبر۔ فلسطینی چھاپہ ماروں نے نہر سوئیز کے علاقے میں راس الجندی کے قریب کل رات بارودی سرنگ بچھا کر اسرائیل کی ایک فوجی جیپ تباہ کر دی۔ جیپ میں سوار ایک فوجی ہلاک اور تین شدید زخمی ہو گئے۔ ادھر وادیٔ بیسان میں اردن اور اسرائیل کی فوجوں کے درمیان کل پھر شدید جھڑپ ہوئی جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

شام میں فوجی سرگرمیاں تیز کر دی گئیں

دمشق ۹ ستمبر۔ اسرائیل کے متوقع حملے کے پیش نظر شام میں فوجی سرگرمیاں تیز تر کر دی گئی ہیں جمعہ کے روز شام کی بیس ہزار عوامی فوج نے دمشق میں فوجی مشقیں کیں فوج نے دمشق کی سڑکوں پر چار گھنٹے تک پریڈ کی۔ پریڈ میں شامل نوجوانوں نے سامراجیت مردہ باد مسئلہ فلسطین پر کوئی سودہ بازی قابل قبول نہیں کے نعرے لگائے۔ ان کے ہاتھوں میں کتبے تھے جن پر لکھا ہوا تھا "فتح و کامرانی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ مسلح جدوجہد ہے۔"

پریڈ کی قیادت شام کے وزیر اعظم یوسف زعین اور عوامی فوج کے کمانڈر رساح الطویلہ کر رہے تھے پریڈ کے بعد عوامی فوج نے میزاپلے گراؤنڈ میں ایک ریلی منعقد کی۔

لاہور ۹ ستمبر۔ گورنر مغربی پاکستان جنرل محمد موسیٰ دس دن کے سرکاری دورہ پر ۱۰ ستمبر کو روس جا رہے ہیں۔

نوٹس

پاکستان ویسٹرن ریلوے باقاعدگی کے ساتھ سالانہ تقریباً ۵۰ لاکھ روپے کی مالیت کا کپڑا (اونی، سوتی، دونوں قسم کا) اور ہوزری کا سامان خریدتی ہے۔

تجویز ہے کہ اس سلسلہ میں منظور شدہ مینوفیکچررز کی ایک فہرست تیار کی جائے تاکہ آئندہ ٹنڈر انکوائریز صرف انہی کو ارسال کی جائیں۔ کپڑے اور ہوزری کے سامان کے تمام ایسے مینوفیکچررز کو جو منظور شدہ فہرست میں اپنے ناموں کے اندراج کے خواہش مند ہوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ مقررہ پرفارما پر اپنی درخواستیں سر بمہر لفافوں میں ارسال کریں جن پر الفاظ درج ہوں۔ OFFER FOR PREQUALIFICATION OF CLOTH ITEMS یہ درخواستیں چیف کنٹرولر آف پرچیز، پی ڈبلیو آر ہیڈکوارٹرز آفس ایمپرس روڈ لاہور کو یکم اکتوبر ۱۹۶۸ء کو یا اس سے قبل پہنچ جانی چاہئیں مطلوبہ فارم مع تفصیلات اشیاء چیف کنٹرولر آف پرچیز، پی ڈبلیو آر ہیڈکوارٹرز آفس ایمپرس روڈ لاہور اور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (اسٹورز سیکشن) کراچی کینٹ کے دفاتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

IMF (4) 2517 (برائے چیف کنٹرولر آف پرچیز)

شوریٰ کے لئے خدام الاحمدیہ کے لئے مرکز میں تجاویز پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۰ تبوک ۱۳۴۷ ہش (۱۰ ستمبر ۱۹۶۸ء) ہے

آپ کا خود پیش ہونا یا کھاتے پیش کرنا ضروری نہیں

اپنا انکم ٹیکس خود ہی تشخیص کیجئے

اور

خود تشخیص شدہ گوشوارے برائے سال ۶۹-۱۹۶۸ء

۱۵ ستمبر ۱۹۶۸ء

تک داخل کر دیجئے

ان سہولتوں سے وہ تمام لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن کی کل آمدنی چھ ہزار سے زیادہ اور پچیس ہزار روپے تک ہے۔

یہ پچیس ہزار روپے کی بالائی حد ان لوگوں پر عائد نہیں ہوتی جن کی کل آمدنی کا ۷۵ فیصد حصہ تنخواہ، سود، مکان کا کرایہ اور پراویڈنٹ فنڈ سے حاصل ہوتا ہے۔

خود تشخیص طریق کار ان لوگوں پر بھی عائد ہوتا ہے جن کی تنخواہوں سے انکم ٹیکس کاٹ لیا جاتا ہے۔

آمدنی کے گوشواروں کے فارم اور طریقِ خود تشخیص کے تحت ٹیکس کی ادائیگی کے چالان کسی بھی انکم ٹیکس آفس سے بلاقیمت حاصل کئے جا سکتے ہیں

چند دن باقی ہیں جلدی کیجئے

مزید تفصیلات کے لئے قریب ترین انکم ٹیکس آفس سے رجوع کیجئے

شائع کردہ:- سینٹرل ریوینیو بورڈ۔ حکومتِ پاکستان

DFP THAVER

نڈر اور بہادر بن کر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھو

جو لوگ دنیوی زیب و زینت کی طرف جھک جاتے ہیں وہ دین کی خدمت سے محروم ہو جاتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ایک اور مشکل جو بسا اوقات کمزور انسان کے قدم ڈگمگا دیتی اور اسے اپنے آپ کو قربانیوں کی آگ میں جھونکنے سے روکتی ہے وہ مالی مشکلات ہیں۔ ایک طرف دنیا اپنے پورے حسن کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی ہوتی ہے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کا دین اسے آواز دے رہا ہوتا ہے کہ آؤ اور میری مدد کرو۔ وہ دنیا کی طرف جھانکتا ہے تو وہ اسے مال و دولت اور زیب و زینت کے ساتھ آراستہ و پیراستہ نظر آتی ہے۔ اور دین کی طرف دیکھتا ہے تو وہاں اسے روپوں کی جھنکار سنائی نہیں دیتی یہ دیکھ کر ایک کمزور انسان کا دل دہل جاتا ہے اور کہتا ہے میں خدا کے لئے اپنی زندگی کو کس طرح وقف کروں۔ میں نے خدا کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تو میں بھوکا مر جاؤں گا۔ میری بیوی بچے کیا کھائیں گے۔ ہم اپنا معیار زندگی کس طرح قائم رکھ سکیں گے اور اگر یہ لالچ اس کے دل میں غالب آجاتی ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اشرف المخلوق ہو کر زمین و آسمان کے خدا پہ کتنی بدظنی کر رہے ہو تم زمین کے چرندوں اور جنگل کے درندوں اور ہوا کے پرندوں کو دیکھو کیا تم ان کے لئے رزق مہیا کرتے ہو۔ یا خدا ان کو رزق بہم پہنچا رہا ہے۔ اگر تم کائنات عالم کے اربوں ارب کیڑے مکوڑوں اور جانداروں کے سامان معیشت پر ہی غور کرو تو تمہاری عقل دنگ رہ جائے۔ اور تم پر علم و معرفت کا ایک نیا باب کھل جائے دنیا علمی لحاظ سے بڑی بھاری ترقی کر چکی ہے مگر ابھی تک وہ یہ نہیں معلوم کر سکی کہ ان گنت جانوروں کے لئے کس طرح غذا مہیا ہوتی ہے ... ...

... پھر انسان کیسا نادان ہے کہ جب اسے کہا جاتا ہے کہ آؤ اور خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرو تو وہ کہتا ہے میں آؤں تو سہی مگر میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں آگیا تو کھاؤں گا کہاں سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں کائنات عالم کی اتنی بڑی مخلوق کو رزق پہنچا رہا ہوں تو اگر تم میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے آئے تو کیا میں تمہیں بھوکا مرنے دوں گا۔ فرمایا اس بدظنی کو اپنے دل سے نکال دو تمہارا خدا سمیع اور علیم ہے اگر تم سچے دل سے خدا تعالیٰ کو پکارو گے تو اس وجہ سے کہ وہ تمہارے حالات کو جانتا ہے وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا۔ اور تمہیں ہر قسم کی مشکلات سے نجات دے گا پس ان وساوس میں اپنی زندگی مت بسر کرو۔ بلکہ نڈر اور بہادر بن کر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھو"

تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۳ ص ۳۶۷/۳۶۸

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس جو آج کل امریکہ میں ہیں کا ایم آر سی پی کا امتحان لندن میں ۲۴ اکتوبر کو ہو رہا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ نمبروں میں کامیاب فرمائے اور پاکستان خیریت سے واپس لاوے۔

نیز امی جان انتڑیوں کی تکلیف سے بہت بیمار ہیں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے آمین۔ (منیر الدین شمس ابن محترم مولانا جلال الدین شمس رض)

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر کی سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر کی سالانہ تربیتی کلاس ۱۱ تبوک تا ۱۸ تبوک ۱۳۴۷ ہش (۱۱ ستمبر تا ۱۸ ستمبر ۱۹۶۸ء) مسجد فضل لائلپور میں بفضلہ تعالیٰ منعقد ہو رہی ہے اس کا افتتاح محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے ۱۱ تبوک (۱۱ ستمبر) بعد نماز ظہر فرمائیں گے پروگرام کے مطابق ۱۴، اور ۱۶ تبوک بعد نماز مغرب علی الترتیب محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور محترم عطاء المجیب صاحب راشد تقاریر فرمائیں گے۔ اختتامی اجلاس ۱۸ تبوک (۱۸ ستمبر) کو منعقد ہوگا۔ جس میں ... ... صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بعد نماز عصر خطاب فرمائیں گے۔ خدام و دیگر احباب کثرت سے شمولیت فرما دیں۔

(خاکسار رشید احمد ناظم تربیتی کلاس۔ مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر)

تقریب شادی

ربوہ ۔۔۔ ۷ تبوک ۱۳۴۷ ہش (مطابق ۷ ستمبر ۱۹۶۸ء) بروز ہفتہ ساڑھے پانچ بجے شام عزیزہ منصورہ خان صاحبہ سلمہا بنت محترم جناب خان عبد المجید خان صاحب آف ویرووال حال دارالنصر ربوہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں دیگر احباب کے علاوہ امیر مقامی محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے بھی شرکت فرمائی۔

عزیزہ منصورہ خان صاحبہ کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۴ وفا (جولائی) ۱۳۴۷ ہش کو مکرم عبد اللہ خان صاحب ابن محترم محمد مقیم خان صاحب مرحوم رئیس باندھی ضلع نواب شاہ کے ساتھ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی بعدہ ایک دوست نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھے آخر میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اللھم آمین۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک اور عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بیرونی ممالک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ ردفا ۱۳۴۷ ہش میں بیرون پاکستان کی جماعتوں میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"جو جماعتیں بیرون پاکستان کی ہیں ان کے ذمہ دار آدمیوں نے جن میں ہمارے مبلغ اور وہاں کے عہدیدار شامل ہیں ذکر کی نصیحت پر عمل نہیں کیا ... ... (احباب جماعت) کو یاددہانی نہیں کرائی ... ... ان کا فرض ہے کہ وہ دوستوں کو اس طرف متوجہ کریں"

لہٰذا ہمارے مبلغین کرام اور عہدیداران جماعت ہائے بیرونی ممالک کی خدمت میں بطور یاددہانی عرض ہے کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں خاص جدوجہد فرمائیں اور ساتھ کے ساتھ وصولی کی اطلاع مرکز میں بھجواتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

اعلان تعطیل

۱۱ تبوک ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۶۸ء کو قائد اعظم کے یوم وفات کے موقع پر حسب سابق دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی لہٰذا ۱۲ تبوک (ستمبر) کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۴